قرآنی لفظِ "سمآء"کے مفاہیم

<"xml encoding="UTF-8?>

قرآنِ مجید میں لفظ ’سمآئ‘ مروّجہ سات آسمانوں کے علاوہ اِن معانی کے لئے بھی اِستعمال ہوا ہے:

1۔ بادل 4۔کرۂ ہوائی
2 ۔بادلوں کی فضا 5 ۔گھر کی چھت
3 ۔بارش 6۔ سماوِی کائنات

1۔ بادل

قرآنِ مجید میں بہت سے مواقع پر لفظ سمآء بادلوں کے معنی میں اِستعمال ہوا ہے۔ بارِش بادلوں سے برستی ہے، جو ہماری زمین ہی کی فضا میں معلّق ہوتے ہیں۔ قرآنِ مجید میں جہاں کہیں بارِش کا ذِکر آیا ہے وہاں لفظ سمآء کا اِستعمال بارِش ہی کے معنی میں ہوا ہے۔
سورۂ حجر میں اِرشادِ باری تعالیٰ ہے:
وَ أَرسَلنَا الرِّیَاحَ لَوَاقِحَ فَأَنزَلنَا مِنَ السَّمَآئِ مَآءً۔ (الحجر،: 22 : 15) اور ہم ہواؤں کو بادلوں کا بوجھ اُٹھائے ہوئے بھیجتے ہیں، پھر ہم بادلوں سے پانی اُتارتے ہیں۔
اِس آیتِ مبارکہ میں پانی سے بھرے بادلوں کو ’سمآئ‘ کہا گیا ہے، جن سے پانی برسا کر اﷲ ربُّ العزت پیاسی زمینوں کو سیراب فرماتا ہے۔ وہ تمام آیات جن میں "یُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً" (آسمان سے پانی (بارِش) اُتارتا ہے) کا بیان آیا ہے وہاں سمآء سے مراد بارش ہی ہو گی۔

2۔ بادلوں کی فضا

بادل کے علاوہ بعض مقامات پر لفظ سمآء کا ذِکر کرۂ ہوائی کی اُن مخصوص تہوں کے لئے بھی ہوا ہے جن میں بادل تیرتے رہتے ہیں۔
سورۂ نور میں اﷲ ربّ العزت نے فرمایا:
أَ لَم تَرَ أَنَّ اللهَ یُزجِی سَحَابًا ثُمَّ یُؤَلِّفُ بَینَه ثُمَّ یَجعَلُه رُکَامًا فَتَرَی الوَدقَ یَخرُجُ مِن خِلَالِه وَ یُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مِن جِبَالٍ فِیهَا مِنم بَرَدٍ۔(النور،:4324کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اﷲ ہی بادل کو (پہلے) آہستہ آہستہ چلاتا ہے، پھر اُس (کے مختلف ٹکڑوں) کو آپس میں ملا دیتا ہے، پھر اُسے تہ بہ تہ بنا دیتا ہے، پھر تم دیکھتے ہو کہ اُس کے درمیان خالی جگہوں سے بارش نکل کر
برستی ہے۔ اور وہ اُسی فضا سے برفانی پہاڑوں کی طرح (دِکھائی دینے والے) بادلوں میں سے اولے برساتا ہے۔

سورۂ نور کی اِس آیتِ کریمہ میں لفظِ ’سمآئ‘ کا اِستعمال زمین کے کرۂ ہوائی (atmosphere) کی اُن تہوں کے لئے ہوا ہے جن میں بادل معلّق ہوتے ہیں۔ نیز بادلوں کی بناوَٹ اور اُن کی مختلف تہوں کا ذِکر بھی کیا گیا ہے، جو سمندروں سے چل کر خشکی پر برستے ہیں اور زمینی حیات کی سیرابی کا باعث بنتے ہیں۔ اِس آیتِ کریمہ میں یُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ کے الفاظ میں واضح طور پر بادلوں کی فضا کو سماء کہا گیا ہے۔ یہ اور اِس قبیل کی دُوسری بہت سی آیات جملہ اہلِ ایمان کو حصولِ علمِ موسمیات (meteorology) کی ترغیب دیتی دکھائی دیتی ہیں۔

لفظِ سمآء کا بادلوں کی فضا کے معنی میں ایک اور مقام پر یوں اِستعمال ہوا ہے:

اَاللهُ الَّذِی یُرسِلُ الرِّیَاحَ فَتُثِیرُ سَحَابًا فَیَبسُطُہٗ فِی السَّمَآئِ کَیفَ یَشَآءُ۔

(الروم، 48:30) االلہ ہی تو ہے جو ہواؤں کو بھیجتا ہے تو وہ بادلوں کو اُٹھاتی ہیں، پھر وہ جس طرح چاہتا ہے اُسے آسمان میں پھیلا دیتا ہے۔

3۔ بارِش

بارِش چونکہ بادلوں سے ہی پیدا ہوتی ہے اِس لئے بادل اور بادلوں کی فضا کے علاوہ کبھی لفظِ سمآء کا اِستعمال براہِ راست بارِش ہی کے معنی میں بھی ہوا ہے۔

اِرشاد فرمایا گیا:

وَ أَرسَلنَا السَّمَآءَ عَلَیهِم مِّدرَاراً وَّ جَعَلنَا الأَنہَارَ تَجرِی مِن تَحتِہِم۔ (انعام، 6:6)

اور ہم نے اُن پر لگاتار برسنے والی بارِش بھیجی اور ہم نے اُن (کے مکانات و محلّات) کے نیچے سے نہریں بہائیں۔

اِس آیتِ کریمہ میں بارِش کو سمآء کہا گیا ہے۔ یہاں سمآء کے مروّجہ معنی ’آسمان‘ کسی صورت میں بھی مراد نہیں لئے جا سکتے کیونکہ آسمان تو کبھی نہیں برستا، ہمیشہ بارِش ہی برستی ہے۔ اِس آیت میں اُوپر سے برسنے والی بارِش اور زمین کے اندر بہنے والی نہروں کا متوازِی ذِکر کیا گیا ہے۔

ایک اور آیتِ مبارکہ میں یہی مضمون اِس انداز میں وارِد ہوا ہے:

یُرسِلِ السَّمَآئَ عَلَیکُم مِّدرَارًا۔ (ھود،11:52)

وہ تم پر مُوسلادھار بارِش بھیجے گا۔

اِس آیتِ کریمہ میں بھی بارِش کو سمآء کہا گیا ہے۔

4-کرۂ ہوائی

قرآنِ مجید میں لفظِ سمآء کا اِستعمال زمین کے گِرد لپٹے کرۂ ہوائی کے لئے بھی ہوا ہے۔ پرندے زمین کی فضا میں اُس کی سطح سے کُچھ بلندی پر اُڑتے ہیں، زمینی فضا کی وہ بلندی جہاں پرندوں کی عام پرواز ہوتی ہے قرآنِ مجید میں اُسے بھی سمآء کہا گیا ہے۔

اِرشادِ ربانی ہے:

أَ لَم يَرَو إِلَی الطَّيرِ مُسَخَّرَاتٍ فِی جَوِّ السَّمَآءِ مَا يُمسِکُهنَّ إِلَّا اللهُ۔ النحل، (79:16)
کيا اُنہوں نے پرندوں کو نہيں ديکھا جو آسمان کی ہوا ميں (قانونِ حرکت و پرواز کے) پابند (ہو کر اُڑتے رہتے) ہيں۔ اُنہيں ااﷲ کے (قانون کے) سوا کوئی چيز تھامے ہوئے نہيں ہے۔
اِس آيتِ مبارکہ ميں فضا يا کرۂ ہوائی کو سمآء کہا گيا ہے، جہاں پرندے اُڑتے ہيں۔

5.گھر کی چھت

سورۂ حج ميں ايک مقام پر مطلق بلندی اور گھر کی چھت کے معنی ميں بھی لفظِ سمآء کا اِستعمال ہوا ہے:
اِرشادِ ربّ ِ جليل ہے:فَليَمدُد بِسَبَبٍ إِلَی السَّمَآءِ۔ (الحج) 15:22
اُسے چاہيئے کہ (گھر کی) چھت سے ايک رسی باندھ کر لٹک جائے۔
اِس آيتِ کريمہ ميں تاجدارِ کائنات کے بارے ميں نيک گمان نہ رکھنے والے منافقوں کو يہ کہا جا رہا ہے کہ وہ اپنے گھر کی چھت سے رسا باندھ کر اُس سے لٹک جائيں اور خودکشی کر ليں۔ يہاں گھر کی چھت کے لئے سمآء کا لفظ اِستعمال کيا گيا ہے۔

6- سماوِی کائنات

لفظِ سمآء کو ااﷲ ربُّ العزت نے اپنے کلامِ مجيد ميں کروڑوں اربوں نوری سال کی مسافت ميں بکھری ناقابلِ اِحصاء و شمار کہکشاؤں کے سلسلوں پر مشتمل تمام کائنات کے لئے بھی اِستعمال کيا ہے۔ تخليقِ کائنات کے وقت ہر طرف جو دُخانی کيفيت (gaseous state) موجود تھی، اُس کا ذِکر کرتے ہوئے فرمايا:ثُمَّ استَوىٰ إِلَی السَّمَآءِ وَ هِیَ دُخَانٌ۔ ۔ ۔ فَقَضَاهنَّ سَبعَ سَمٰوَاتٍ۔(فصلت، 41: 11.12)
پھر وہ (ااﷲ) آسمان کی طرف متوجہ ہوا کہ وہ (اُس وقت) دُھواں (سا) تھا۔ ۔ ۔ ۔ پھر اُنہيں سات آسمان بنا ديا۔
اِس آيتِ مبارکہ ميں ’بالائی کائنات‘ کو سمآء کہا گيا ہے۔ توجہ طلب نکتہ يہ ہے کہ اِس مقام پر بات اُس وقت کی ہو رہی ہے جب ابھی سبع سماوات نہيں بنے تھے۔ گويا يہاں جس شے کو سمآء کہا گيا ہے وہ سبع سماوات کی تخليق سے پہلے بھی موجود تھی۔ گوياجس حالت سے سات آسمانوں کی تخليق عمل ميں آئی اُسے بھی قرآن نے سمآء سے تعبير کيا ہے۔
ايک اور مقام پر ااﷲ ربُّ العزت نے لفظِ سمآء کو جملہ سماوِی کائنات کے معنی ميں اِستعمال کرتے ہوئے فرمايا:
تَبَارَکَ الَّذِی جَعَلَ فِی السَّمَآءِ بُرُوجًا وَّ جَعَلَ فِيها سِرَاجًا وَّ قَمَرًا مُّنِيرًا (الفرقان، 25:61)
وُہی بڑی برکت و عظمت والا ہے جس نے آسمانی کائنات ميں (کہکشاؤں کی شکل ميں) سماوِی کروں کی وسيع منزليں بنائيں اور اُس ميں (سورج کو روشنی اور تپش دينے والا) چراغ بنايا اور (اُسی کی ضوء سے) چمکنے والا چاند بناياO
قرآنِ مجيد سے آسمان کی حقيقت و ماہيت کے بارے ميں يہ رہنمائی ملتی ہے کہ يہ کوئی ايسا ٹھوس اور جامد جسم نہيں جس کے آرپار جانا ممکن نہ ہو۔ جيساکہ قديم فلاسفہ کا خيال تھا اور اُن کے زيرِ اثر ہمارے بعض علماء نے بھی يہی تصور کر ليا۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:ثُمَّ استَوٰی اِلَی السَّمَآءِ وَ ھِیَ دُخَانٌ ۔ ۔ ۔ فَقَضٰھنَّ سَبعَ سَمٰوَاتٍ فِی یَومَینِ وَ اَوحٰی فِی کُلِّ سَمَآئٍ اَمرَھا وَ زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنیَا بِمَصَابِیحَ۔ (حم السجدہ،41:11.12)
پھر وہ (اﷲ) آسمان کی طرف متوجہ ہوا کہ وہ (اُس وقت) دُھواں (سا) تھا۔ ۔ ۔ پھر ان اوپر کے طبقات کو دو ادوار میں مکمل سات آسمان بنا دیا اور ہر آسمان میں اسی سے متعلق احکام بھیجے اور ہم نے سب سے نچلے آسمان کو ستاروں سے آراستہ کیا۔
اِن آیاتِ کریمہ اور ان کے سیاق وسباق سے درج ذیل اُمور سامنے آتے ہیں:
1- عالمِ سماء اِبتداء ً دُھواں (cloud of hot gases) تھا۔
2- اِس عالمِ سماء کو سات محکم طبقات میں تقسیم کیا گیا، جیساکہ اِرشادِ اِلٰہی ہے:
اَلَّذِی خَلَقَ سَبعَ سَمٰوَاتٍ طِبَاقًا۔ (الملک، 67:3)
(بابرکت ہے وہ اﷲ) جس نے سات آسمانی طبقات اُوپر تلے بنائے۔
سات کا عدد خاص بھی ہو سکتا ہے اور لُغتِ عرب کے قاعدے کے مطابق اِس سے محض عددی کثرت بھی مُراد ہو سکتی ہے۔
3- تمام ستارے اور سیارے مثلاً چاند، سورج اور دِیگر اَجرامِ فلکی جو عالمِ اَفلاک میں چراغوں کی مانند چمک رہے ہیں، پہلے طبقۂ آسمانی میں موجود ہیں۔ اُن کا مدار آسمانِ دُنیا کے نیچے ہی ہے۔ کوئی ستارہ یا سیارہ پہلے آسمان سے اُوپر نہیں۔ یہ تمام سیارگانِ فلکی باری تعالیٰ کے حکم اور اُس کی تدبیر کے مطابق محوِ گردش ہیں۔ جیساکہ اِرشاد ہے:
وَ الشَّمسَ وَ القَمَرَ وَ النُّجُومَ مُسَخَّرَاتٍم بِأَمرِہٖ۔ (الاعراف، 54: 7)
اور سورج چاند اور ستارے (سب) اُسی کے حکم (سے ایک نظام) کے پابند بنا دیئے گئے ہیں۔
اِسی طرح ایک اور مقام پر اِرشاد فرمایا:
کُلٌّ فِی فَلَکٍ یَّسبَحُونَ (الانبیاء، 33 :21)
تمام (آسمانی کرّے) اپنے اپنے مدار کے اندر تیزی سے تیرتے چلے جاتے ہیںO
4- کائنات کی حدُود اِس نوعیت کی نہیں ہیں کہ اُنہیں چُھوا نہ جا سکے یا اُن کے آرپار آنا جانا نا ممکن ہو۔ قرآن و حدیث سے یہ اَمر ہرگز ثابت نہیں کہ اِنسان آسمانوں کے پار نہیں جا سکتا، بلکہ اِس کا عقلی و شرعی اِمکان خود قرآن سے یوں ثابت ہے۔
اﷲ ربُّ العزت نے جنوں کے ساتھ اِنسانوں کو بھی مخاطب کیا اور فرمایا:
یَا مَعشَرَ الجِنِّ وَ الاِنسِ إِنِ استَطَعتُم اَن تَنفُذُوا مِن اَقطَارِ السَّمٰوَاتِ وَ الاَرضِ فَانفُذُوا لَا تَنفُذُونَ اِلَّا بِسُلطَانٍO(الرحمن، 55:33)
اے گروہِ جن و اِنسان! اگر تم میں سماوِی کائنات کی قطاروں اور زمین (کی حدود) سے باہر نکلنے کی اِستطاعت رکھتے ہو تو (ضرور) نکل دیکھو، طاقت (و صلاحیّت) کے بغیر تم (یقینا) نہیں نکل سکتےO
اِسی آیتِ کریمہ کے مفہوم کا ایک مفاد یہ ہے کہ انسان زمین و آسمان کے کناروں سے تو باہر نکل سکتا ہے مگر اللہ تعالیٰ کی حکمرانی کی حدُود سے نہیں نکل سکتا۔ سائنس تخلیقِ سماوِی کے باب میں بھی قرآن کے اَحکامات کی تصدیق کرتی ہے۔
لفظِ سماَء کے مختلف قرآنی اِستعمالات کے بعد اَب ہم سات آسمانوں سے متعلق کچھ جدید سائنسی نظریات پیش کرتے ہیں تاکہ قرآنی بیانات کی صحت و صداقت جدید ذِہن پر آشکار ہو سکے اور وہ اُس کے کلامِ الٰہی ہونے

پر یقینِ کامل پا سکے۔

سات آسمانوں کی سائنسی تعبیر

قرآنِ مجید سات آسمانوں کی موجودگی اور اُن کے مابین ہم آہنگی کا تصوّر پیش کرتا ہے۔ یہی بات اِن آیات میں واضح کی گئی ہے:

اَلَّذِی خَلَقَ سَبعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا (الملک،67:3)(بابرکت ہے وہ اﷲ) جس نے سات آسمانی طبقات اُوپر تلے پیدا بنائے۔ثُمَّ استَوٰی إِلَی السَّمَآءِ فَسَوّٰھنَّ سَبعَ سَمٰوٰتٍ وَ ھوَ بِکُلِّ شَئٍ عَلِیمٌ (البقرہ،2:29)

پھر وہ (کائنات کے) بالائی حصوں کی طرف متوجہ ہوا تو اُس نے اُنہیں درُست کر کے اُن کے سات آسمانی طبقات بنا دیئے، اور وہ ہر چیز کا جاننے والا ہےO

أَلَم تَرَوا کَیفَ خَلَقَ اﷲُ سَبعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًاO (نوح،71:15)

کیا تم نہیں دیکھتے کہ اﷲ تبارک و تعالیٰ نے کس طرح سات آسمانی طبقات اُوپر تلے پیدا کر رکھے ہیںO

وَ لَقَد خَلَقنَا فَوقَکُم سَبعَ طَرَآئِقَ وَ مَا کُنَّا عَنِ الخَلقِ غَافِلِینَO (المؤمنون،23:17)

اور بیشک ہم نے تمہارے اُوپر (کرّۂ ارضی کے گِرد فضائے بسیط میں نظامِ کائنات کی حفاظت کے لئے) سات راستے (یعنی سات مِقناطیسی پٹیاں یا میدان) بنائے ہیں اور ہم (کائنات کی) تخلیق (اور اُس کی حفاظت کے تقاضوں) سے بے خبر نہ تھےO

اگرچہ سات آسمانوں کے کچھ رُوحانی معانی اور توجیہات بھی بہت سی تفاسیر میں پیش کئے گئے ہیں۔ ۔ ۔ اور ہم اُن کی تائید کرتے ہیں۔ ۔ ۔ مگر اُس کے ساتھ ساتھ طبیعی کائنات، اُس کے خلائی طبقات، اَجسامِ سماوِی اور خلاء اور کائنات سے متعلقہ کچھ سائنسی اور فلکیاتی توضیحات بھی ہمارے علم میں آئی ہیں۔ یہ طبیعی موجودات رُوحانی اور مابعد الطبیعی موجودات کے عینی شواہد بھی ثابت ہو سکتے ہیں۔ اِن دونوں میں کسی قسم کا کوئی تضاد نہیں ہے۔

پہلی وضاحت۔ ۔ ۔ سات آسمانوں کا کائناتی تصوّر

قرآنِ حکیم نے اپنی بہت سی آیات میں سات آسمانوں کا ذِکر کیا ہے۔ گزشتہ 200سال سے کائنات سے متعلق ہونے والی انتھک تحقیقات کے باوُجود ہم ابھی اِس بارے میں سائنسی بنیادوں پر حتمی معلومات حاصل کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکے۔ صرف حالیہ چند عشروں (decades) میں فلکی طبیعیات کے سلسلے میں چند اِنتہائی دِلچسپ دریافتیں ہوئی ہیں اور اُن سے معجزۂ قرآن کی حقانیت ثابت ہو گئی ہے۔ سائنسی تحقیقات کے ذریعے اِنسان نے جو کچھ بھی دریافت کیا ہے وہ سمندر میں سے فقط ایک قطرہ کی حیثیت رکھتا ہے، لیکن پھر بھی اُس نے کم از کم اپنی پچھلی دو صدیوں کی خطاؤں کو تسلیم کرنا شروع کر دِیا ہے۔

ترکی کے نامور محقّق ڈاکٹر ہلوک نور باقی کے مطابق کائنات متنوّع مقناطیسی تہوں کی عکاسی کرتی ہے۔ پہلی اور مرکزی تہ بے شمار ستاروں سے بننے والی کہکشاؤں اور اُن کے گروہوں پر مشتمل ہے۔ اُس کے اُوپر واقع دُوسری تہ بہت سی مِقناطیسی خصوصیات کی حامل ہے، جو قواسرز (quasars) پر مشتمل ہے، جنہیں ہم

ستاروں کے بیچ بھی کہہ سکتے ہیں۔ قواسرز کائنات کے قدیم ترین اَجرام ہیں جو بہت زیادہ ریڈشفٹ چھوڑتے ہیں۔ اُس کے گِرد تیسری مِقناطیسی پٹی ہے جو کائنات کے سِفلی مقامات کو اپنے حلقے میں لئے ہوئے ہے۔
سب سے اندرونی دائرہ اور خاص طور پر ہمارا اپنا نظامِ شمسی اپنے تمام سیاروں کے خاندان سمیت ہمارے لئے زمین پر رہتے ہوئے سب سے آسان قابلِ مُشاہدہ علاقہ ہے۔ اس نظام کی اندرونی ساخت تین الگ الگ مِقناطیسی میدانوں پر مُشتمل ہے۔
سب سے پہلے تو ہر سیارہ ایک مِقناطیسی میدان کا مالک ہے، جو اُس سیارے سے اِردگرد واقع ہوتا ہے۔ پھر اُس کے بعد نظامِ شمسی کے اِمتزاج سے تمام سیارے ایک دُوسری مقناطیسی پٹی تشکیل دیتے ہیں۔ مزید برآں ہر نظامِ شمسی اپنی کہکشاں کے ساتھ ایک الگ وسیع و عریض مِقناطیسی علاقے کی بنیاد رکھتا ہے۔ واضح رہے کہ کم از کم ایک کھرب ستارے یا سورج تو صرف ہماری کہکشاں (Milky Way) میں شامل ہیں۔ مزید اعلیٰ سطح پر آس پاس واقع کہکشائیں کلسٹرز (کہکشاؤں کے گروہ) کے ایک اور مِقناطیسی میدان کا باعث بن جاتی ہیں۔
تبھی تو جب ہم زمین سے آسمان کی طرف نظر کرتے ہیں تو سات ایسی مِقناطیسی پٹیوں میں گِھرے ہوئے ہوتے ہیں جو خلاء کی بیکرانی میں پسپائی اِختیار کر چکی ہوں۔ اگر ہم زمین سے کائنات کی وُ سعتوں کی طرف نظر دَوڑائیں تو سات آسمان اِس ترتیب سے واقع ہیں:
-1 پہلا آسمان: وہ خلائی میدان، جس کی بنیاد ہم اپنے نظامِ شمسی کے ساتھ مل کر رکھتے ہیں۔
-2 دُوسرا آسمان: ہماری کہکشاں کا خلائی میدان ہے۔ یہ وہ مِقناطیسی میدان ہے جسے مِلکی وے کا مرکز تشکیل دیتا ہے۔
-3 تیسرا آسمان: ہمارے مقامی کلسٹر (کہکشاؤں کے گروہ) کا خلائی میدان ہے۔
-4 چوتھا آسمان: کائنات کا مرکزی مِقناطیسی میدان ہے، جو کہکشاؤں کے تمام گروہوں کے مجموعے سے تشکیل پاتا ہے۔
-5 پانچواں آسمان: اُس کائناتی پٹی پر مشتمل ہے جو قواسرز (quasars) بناتے ہیں۔
-6 چھٹا آسمان: پھیلتی ہوئی کائنات کا میدان ہے، جسے رِجعتِ قہقری کی حامل (پیچھے ہٹتی ہوئی) کہکشائیں بناتی ہیں۔
-7 ساتواں آسمان: سب سے بیرونی میدان ہے، جو کہکشاؤں کی لامحدود بیکرانی سے تشکیل پاتا ہے۔
اِن سات تہ در تہ آسمانوں کا ذِکر قرآنِ مجید نے آج سے 14صدیاں پہلے واشگاف اَنداز میں کر دِیا تھا۔ (سات آسمانوں سے متعلقہ آیاتِ مبارکہ سابقہ صفحات میں گزر چکی ہیں)۔

دُوسری وضاحت۔ ۔ ۔ سات فلکیاتی تہیں

سات آسمانوں کے تصوّر کو ذرا واضح انداز میں سمجھنے کے لئے ہم فلکی طبیعیات سے متعلقہ چند مزید معلومات کا مختصر ذِکر کریں گے۔ ہمیں یہ بات ذہن نشین رکھنا ہو گی کہ مذکورہ بالا آسمانی تہوں کے درمیان ناقابلِ تصوّر فاصلے حائل ہیں۔
-1 پہلی آسمانی تہ۔ ۔ ۔ کم و بیش 65کھرب کلومیٹر تک پھیلی ہوئی ہے۔
-2 دُوسری آسمانی تہ۔ ۔ ۔ جو ہماری کہکشاں کا قطر بھی ہے۔ ۔ ۔ ایک لاکھ 30ہزار نوری سال وسیع ہے۔
-3 تیسری آسمانی تہ۔ ۔ ۔ جو ہمارا مقامی کلسٹر ہے۔ ۔ ۔ 20لاکھ نوری سال کی حدُود میں پھیلی ہوئی ہے۔

4- چوتھی آسمانی تہ۔ ۔ ۔ جو کہکشاؤں کے تمام گروہوں کا مجموعہ ہے، اور کائنات کا مرکز تشکیل دیتی ہے۔ ۔ ۔ 10کروڑ نوری سال قطر پر محیط ہے۔

5- پانچویں آسمانی تہ۔ ۔ ۔ ایک ارب نوری سال کی مسافت پر واقع ہے۔

6- چھٹی آسمانی تہ۔ ۔ ۔ 20ارب نوری سال دُور ہے۔

7- ساتویں آسمانی تہ۔ ۔ ۔ اُس سے بھی کئی گنا آگے ہے، جس کا اَندازہ کرنا محال ہے۔

ایک آسمان سے دُوسرے آسمان تک کا جسمانی سفر ناممکن ہے، جس کا پہلا سبب روشنی سے کئی گنا زیادہ بے تحاشا رفتار کا عدم حصول ہے اور اُس کا دُوسرا سبب کائنات میں ہر سُو بکھری مِقناطیسی قوّتوں پر نوعِ اِنسانی کا حاوِی نہ ہو سکنا ہے۔ ان آسمانوں کی حدُود سے گزرنے کے لئے ضروری ہے کہ رَوشنی سے زیادہ رفتار حاصل کی جائے، روشنی کی رفتار کا حصول چونکہ مادّی اَجسام کے لئے قطعاً ناممکن ہے اِس لئے اِس کا دُوسرا مطلب یہ ہوا کہ ’مادّے کی دُنیا سے نجات‘ حاصل کی جائے۔ ایسا عظیم سفر مادّی اَجسام سے تو ممکن نہیں البتہ رُوح اپنے اِرتقائی مراحل سے گزرنے کے بعد ایسا کرنے پر قادِر ہو سکتی ہے۔

تیسری وضاحت۔ ۔ ۔ لامُتناہی اَبعاد

سات آسمانوں کے بارے میں لامُتناہی اَبعاد کا تصوّر بھی خاص اہمیت کا حامل ہے۔ مختلف آسمانوں میں موجود عالمِ مکاں مختلف اَبعاد کا حامل ہوتا ہے۔ اِس لحاظ سے سات آسمانوں کا تصوّر سات جدا جدا خلائی تسلسلوں کے تصوّر کو بھی شامل ہے۔ چونکہ ہم ابھی تک وقت سمیت چار سے زیادہ اَبعاد کو محسوس نہیں کر سکتے لٰہذا ہمارے لئے فی الحال اِن لامتناہی اَبعاد کو کاملاً سمجھ سکنا ممکن نہیں۔